ایک ہی مضمون قرآن مجید میں بسا اوقات انھیں لفظوں میں یا کسی قدر رد و بدل یا تقدیم وتاخیر سے بار بار آیا ہے۔ اس تکرار یا تبدیلی میں بلاغت کے جو اسرار پوشیدہ ہیں ان کی نقاب کشائی کے لئے قدما نے جو چند کتابیں لکھی ہیں ان میں امام ابوجعفر ابن الزبیر کی یہ کتاب سب سے مفصل اور ممتاز ہے۔ کتاب کا پورا نام **ملاك التاويل القاطع بذوى الالحاد والتعطيل فى توجيه المتشابه اللفظ من اى التنزيل** ہے۔ مصنف ابوحیان اندلسی صاحب البحر المحیط کے شیخ، اپنے زمانہ میں تفسیر، قراءت اور عربیت کے امام اور نظم قرآن کے پرزور داعی تھے۔ سورتوں کے باہمی نظم پر ان کی کتاب **البرهان فى تناسب القرآن** جو ابھی شائع نہیں ہوسکی ہے امام بقاعی وغیرہ کا مآخذ رہی ہے۔ امام ابوجعفر نے اس کتاب میں ۳۷۷ آیات پر گفتگو کی ہے۔ جبکہ اس موضوع پر دوسری معروف ومتداول اور قدیم تر کتاب **درة التنزيل وغرة التاويل** میں صرف ۲۷۳ آیات پر بحث ہے۔

ڈاکٹر سعید الفلاح کے سامنے کتاب کے چار مخطوطات رہے ہیں، جبکہ ڈاکٹر محمود کامل نے سات نسخوں سے استفادہ کیا ہے۔ اول الذکر کا مقدمہ طویل ہے اور مخطوطات کے تعارف کے بعد مصنف کے عہد، شخصیت کے مختلف پہلوؤں اور علمی کارناموں پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ پھر ملاک التاویل کے موضوع اور خصوصیات وغیرہ کا مختلف جہتوں سے مطالعہ کیا ہے۔ نیز کتاب کے آخر میں (۱۱۷۱- ۱۳۰۰) مراجع وموضوعات کے علاوہ آٹھ اشاریئے بھی شامل ہیں۔ موخر الذکر کا مقدمہ مختصر ہے اور صرف مصنف کے حالات وتصنیفات اور کتاب کے مخطوطات کے تعارف پر اکتفا کیا گیا ہے۔ نیز کتاب کے آخر میں کوئی اشاریہ نہیں ہے۔ ڈاکٹر محمود کامل کے انداز بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک دنیا میں ملاک التاویل کے یہی سات نسخے محفوظ ہیں۔ حبیب گنج کلکشن آزاد لائبریری علی گڑھ کے نسخہ کا انھیں علم نہ ہوسکا۔

الدر المصون فى علوم الكتاب المكنون

تصنیف احمد بن یوسف السمین الحلبی (متوفی ۷۵۶ھ) تحقیق ڈاکٹر احمد محمد الخراط۔ جلد اول صفحات ۵۲۰ + مقدمہ ۱۳۴۔ طبع اول ۱۴۰۶ھ / ۱۹۸۶ء۔ ناشر: دار القلم دمشق۔

مصنف کتاب سمین حلبی ابوحیان اندلسی کے شاگرد اور آٹھویں صدی ہجری میں قرآنیات اور علوم عربیہ کے مشہور عالم تھے۔ الفاظ قرآن پر ان کی کتاب عمدۃ الحفاظ بعض پہلوؤں سے مفردات راغب پر فوقیت رکھتی ہے۔ بیس جلدوں میں ایک تفسیر بھی لکھی تھی جو ناپید ہے۔ الدر المصون کے نام سے یہ غلط فہمی ہوتی ہے کہ علوم القرآن پر الاتقان جیسی کوئی کتاب ہوگی لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہے۔ علوم القرآن سے مصنف نے صرف پانچ علوم کو مراد لیا ہے۔ نحو، صرف، لغت، معانی، بیان، مگر کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوتا ہے کہ اس میں مصنف کی اصل توجہ لغوی، نحوی اور صرفی مباحث پر مرکوز ہے اور نحوی وصرفی مباحث میں خاص طور پر بڑی درازنفسی سے کام لیا گیا ہے۔ اور چونکہ مصنف سے قبل اس موضوع پر کشاف، البحر المحیط، المحرر الوجیز اور التبیان فی اعراب القرآن کی شکل میں زبردست لٹریچر وجود میں آچکا تھا اس لئے انھوں نے ہر مسئلہ میں اپنے پیشرو ائمہ فن کے اقوال کا استقصار کیا پھر ان کو بحث و تمحیص کی کسوٹی پر پرکھا اس پہلو سے بلاشبہ الدر المصون سب سے جامع کتاب ہے اور صاحب کشف الظنون نے اعراب القرآن کی کتابوں کا ذکر کرتے ہوئے بجا طور پر لکھا ہے کہ "الدر المصون أجلّ ما صُنّفَ فيه"۔ لیکن مصنف نے استقصار کا جو طرز اختیار کیا ہے اس کی وجہ سے ایک نقص یہ پیدا ہوگیا کہ جگہ جگہ ایسے مباحث اس کتاب میں داخل ہوگئے جن کی موزوں جگہ نحو وصرف کی فنی کتابیں تھیں۔ قرآن مجید سے ان کا براہِ راست تعلق نہیں تھا۔ کتاب کی ضخامت کا ایک سبب یہ بھی ہے۔ یوں تو اس کتاب کے قلمی نسخے مشرق ومغرب کے اکثر اہم کتب خانوں میں ملتے ہیں، چنانچہ ہندوستان میں بھی رامپور اور ٹونک کے کتب خانوں میں موجود ہیں مگر فاضل محقق نے اپنی تحقیق کی بنیاد مصنف کے آٹوگراف پر رکھی ہے جو کتب خانہ شہید علی پاشا استنبول میں محفوظ ہے۔ اسی کے ساتھ دوسرے سات نسخوں سے بھی فائدہ اٹھایا ہے۔

ہمارے سامنے کتاب کا پہلا حصہ ہے جو سورہ فاتحہ سے سورہ بقرہ کی آیت 91 تک کی آیات پر مشتمل ہے۔ توقع ہے کہ پوری کتاب تقریباً پچیس جلدوں میں شائع ہوگی۔ کتاب کے شروع میں محقق نے 144 صفحات کا مفصل مقدمہ لکھا ہے جس میں مصنف کے حالات زندگی اور اس کتاب کے مآخذ، طرز، اہمیت، مصنف کے نحوی مسلک اور کتاب کے مخطوطات وغیرہ پر گفتگو کی ہے۔